مجلۂ
علوم
اسلامیہ

ادارۂ علوم اسلامیہ
مسلم یونیورسٹی علی گڑھ

کا

علمی و تحقیقی
شش ماہی رسالہ

اڈیٹر:
پروفیسر مختار الدین احمد

قیمت

دس روپے سالانہ

ملنے کا پتا:
منیجر یونیورسٹی پبلیکیشنز
مسلم یونیورسٹی. علی گڑھ

دیوان حاتم مکتوبۂ مکند سنگھ «فارغ»

از

پروفیسر مختار الدین احمد

[مجلۂ علوم اسلامیہ، علی گڑھ، (جون، دسمبر ۱۹۶۹) میں شائع ہوا]

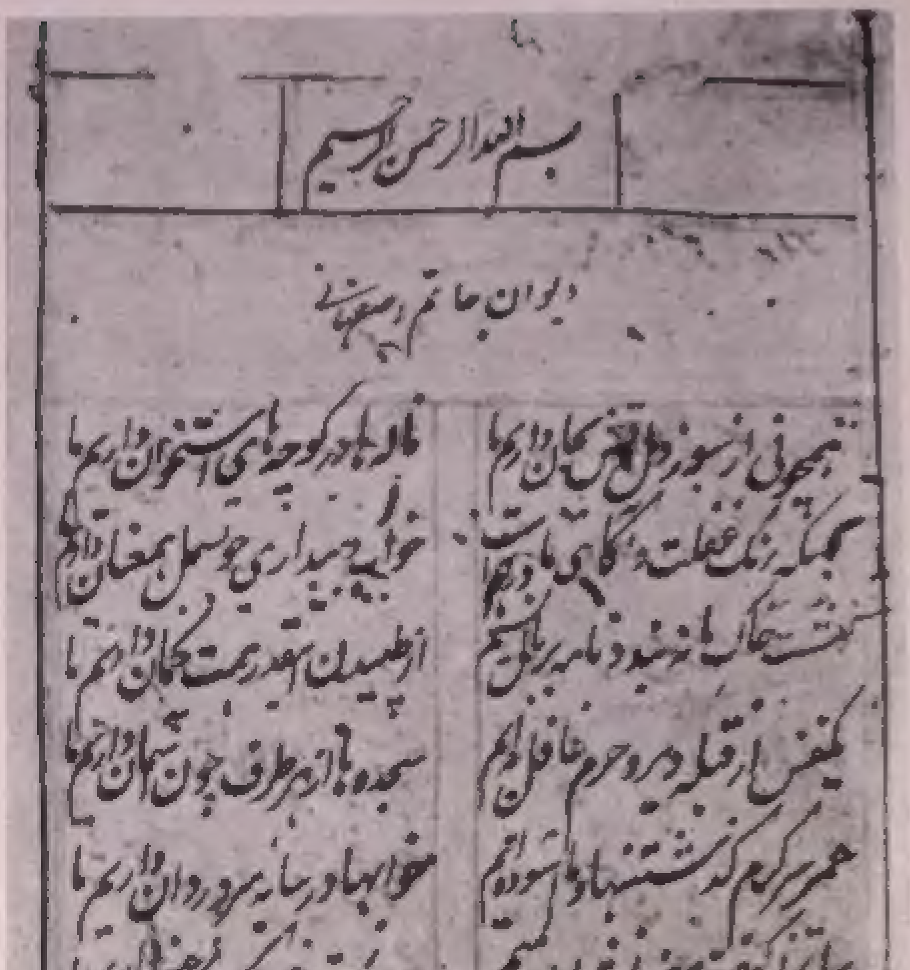
دیوان حاتم مکتوبہ مکند سنگھ « فارغ »

لالا مکند سنگھ « فارغ » دہلی کے رہنے والے تھے اور شاہ فخر الدین دہلوی کے مریدوں میں تھے ۔ قاسم لکھتے ہیں : « ہندو نژادے است اما مطیع الاسلام (مجموعۂ نغز ۲ : ۳۲)، نساخ کہتے ہیں کہ دین اسلام کو قبول کیا تھا (سخن شعرا : ۳۵۵) لیکن لازماً تبدیل مذہب بھی کیا ہو یہ ضروری نہیں ۔ عظیم آبادی تذکرہ نگار وجیہ الدین عشقی ۱۲۱۵ھ کے لگ بھگ لکھتے ہیں : الحال در شاہ جہان آباد بہ پیشۂ وکالت اوقات خود بسر می برد » (تذکرۂ عشقی : ۲ : ۱۳۵) ۔ حکیم قدرت اللہ قاسم کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ پہلے « توشک خانۂ حضور سراپا نور » میں متصدی تھے، پھر دہلی سے بریلی چلے گئے اور تذکرے کی ترتیب کے دوران میں وہ وہیں زندگی گزار رہے تھے ۔ (مجموعۂ نغز ۲ : ۳۲) ۔ یہ خیال رہے کہ مجموعۂ نغز کا سال ترتیب ۱۲۲۱ھ ہے ۔ نواب اعظم الدولہ « سرور » دہلوی (متوفی ۱۲۵۰ھ) جب ان کا ترجمہ لکھ رہے تھے تو وہ بریلی میں مقیم تھے ۔ (عمدۂ منتخبہ : ۴۷۹) ۔

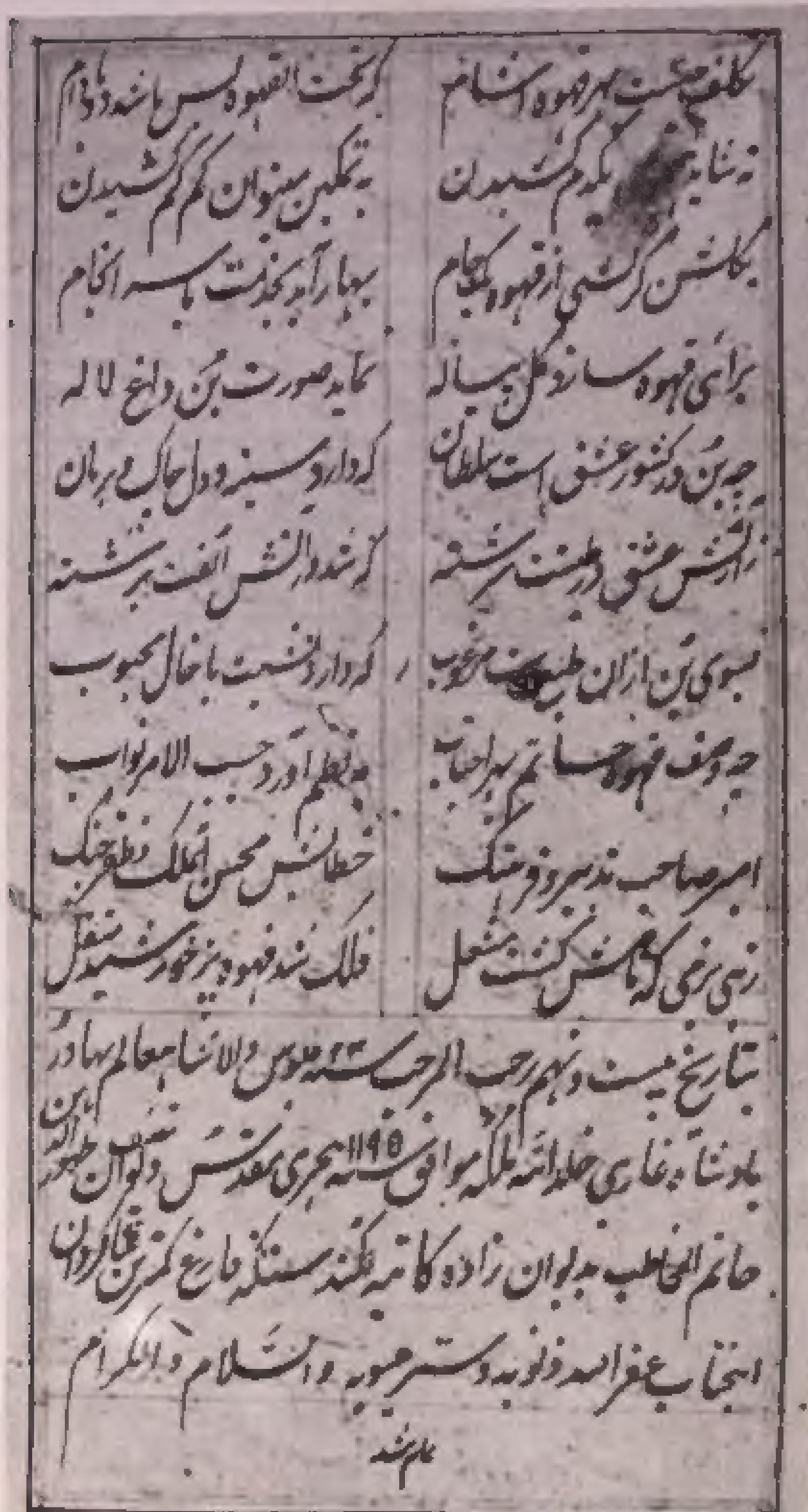
عشقی ان کی شاعری کے متعلق لکھتے ہیں : « موزوں طبع از شاگردان میاں حاتم، کلامش چنداں پختگی ندارد » ۔ سرور ان کی شاعری کے مداح معلوم ہوتے ہیں : « اشعار خوب می گوید » ۔ خوب چند « ذکا » (اشپرنگر : طفیل احمد : ۱۵۱) اور نساخ (سخن شعرا : ۳۵۵) انہیں صاحبِ دیوان شاعر لکھتے ہیں ، یہ یقین نہیں کہ دیوان نساخ کی نظر گزرا ہو ۔ میری یاداشت کے کاغذات میں درج ہے کہ دیوان بخط مصنف موجود ہے اس وقت یاد نہیں آتا کہ یہ دیوان میں نے کہاں دیکھا ہے ، یا اطلاع کا ذریعہ کیا ہے ۔ بہر حال مکند سنگھ « فارغ » کے ہاتھ کا لکھا ہوا فارسی کا ایک دیوان محفوظ ہے جو اس وقت پیش نظر ہے ، یہ ان کے استاد شاہ حاتم دہلوی (متوفی ۱۱۹۷ھ) کے فارسی مجموعۂ کلام کا انتخاب ہے ۔

شاہ حاتم کے دیوان فارسی کا ذکر ان کے معاصرین میں شیخ غلام ھمدانی مصحفی (متوفی ۱۲۴۰ ھ) کے یہاں ملتا ھے «در فارسی هم دیوان مختصرے بقدر چهار جز بطور متاخرین بیاض فرموده» (عقد ثریا : ۲۳). اس کا ایک نسخہ جو خود حاتم کے ھاتھ کا لکھا ھوا تھا محمد حسین آزاد کے زمانے تک ظاھرا موجود تھا اور ان کی نگاہ سے گزرا تھا۔ وہ لکھتے ھیں : شاہ حاتم کا ایک دیوان فارسی میں بھی ھے، مگر بہت مختصر ۔ میں نے دیکھا ھے، ۱۱۷۹ ھ کا خود ان کے قلم کا لکھا ھوا تھا۔ غزل ۹۰ صفحے، رباعی وغیرہ وغیرہ ٦ صفحے »۔ (آب حیات : ۱۱۸)۔ حسرت موھانی نے اپنے ایک مقالے میں جو انہوں نے شاہ حاتم پر لکھا تھا (اردوے معلی ٦ : ۱۰، نومبر ۱۹۰۹)، دیوان فارسی کو نایاب بتایا ھے اور ڈاکٹر محی الدین قادری زور کو بھی اس کا کوئی نسخہ نہ مل سکا (سرگذشت حاتم : ۱۰۰)، لیکن یہ ناپید نہیں اور اس کا ایک نسخہ کتب خانۂ جامعۂ علی‌گڑھ میں موجود ھے ۔ (ذخیرۂ منیر عالم، رقم : ۵/۱۲)۔ یہ نسخہ شاہ منیر عالم (غازی پور) کے کتب خانے کا ھے اور جب انہوں نے اپنا قلمی ذخیرہ علی‌گڑھ کو عنایت کیا تو ان کے ذخیرۂ کتب کے ساتھ یہ نسخہ بھی یہاں پہنچ گیا۔

اصل دیوان جس صفحے سے شروع ھوتا ھے ۔ اس کی پیشانی پر «دیوان حاتم اصفہانی» لکھا ھوا ھے. مالک کتاب نے سنہ ۱۹۱٦ء میں جب اس کی نئی جلد بندھوائی تو انہوں نے بھی تقلید میں کتاب کی پشت پر سنہری حروف میں «دیوان حاتم اصفہانی» نقش کرا دیا، اس غلط انتساب نے اس نایاب دیوان کو بہت دنوں تک لوگوں کی نظر سے اوجھل رکھا۔ ۱۹۴۵ م میں راقم کو اس ذخیرے کی بعض کتابیں دیکھنے کا اتفاق ھوا تو اس کتاب پر بھی نظر پڑی لیکن حاتم اصفہانی کا نام دیکھ کر توجہ دوسری کتابوں کی طرف ھوگئی. کچھ عرصے کے بعد اسی ذخیرے کی ایک کتاب «تذکرۂ میخانہ» کی ضرورت پڑی تو الماری میں پھر اس کتاب پر نظر پڑی۔ نکال کر دیکھا اور اس کا ترقیمہ پڑھا تو معلوم ھوا کہ یہ



دیوان حاتم دهلوی (ذخیرۂ منیر عالم) کا پہلا صفحہ



بگلشن جنت بهر قهوه آشام　　که تحت القهوه بس باشد دلارام
نه شاید [illegible] بکم کشیدن　　به تمکین سبزواران کم کشیدن
بگلشن گر کسی از قهوه یک جام　　بهار آید بجذبت با سر انجام
برای قهوه سازد گل پیاله　　نماید صورت چین داغ لاله
چه چین در کشور عشق است سلطان　　که دارد سینه و دل چاک و بریان
ز آتش عشق در [illegible] برشته　　که شد از آتش الفت برشته
نسوی چین از آن طینت مرغوب　　که دارد نسبت با خال محبوب
چه وصف قهوه حاتم بهر احباب　　به نظم آورد حسب الامر نواب
امیر صاحب تدبیر و فرهنگ　　خطابش محسن الملک [illegible] جنگ
زهی رتبی که تا شد کشت مشغل　　فلک شد قهوه ریز خورشید مشعل

بتاریخ بیست و نهم رجب المرجب سنه ۲۳ جلوس والا شاه عالم بهادر
بادشاه غازی خلد الله ملکه موافق سنه ۱۱۹۵ هجری [illegible] دیوان [illegible]
حاتم الملقب [illegible] زاده کاتبه مکند سنگه [illegible]
انتخاب عفا الله ذنوبه و ستر عیوبه والسلام والاکرام
تمام شد

دیوان حاتم دهلوی مکتوبه مکند سنگھ «فارغ»
شاگردِ حاتم

شاہ حاتم دہلوی کا فارسی دیوان ہے جو اب تک نایاب سمجھا جاتا رہا ہے۔ ترقیمے کی عبارت ذیل میں نقل کی جاتی ہے :

بتاریخ بست و نہم رجب المرجب سنہ ۲۳ جلوس والا شاہ عالم بہادر بادشاہ غازی خلد اللہ ملکہ موافق ۱۱۹۵ ہجری مقدس دیوان تصنیف ظہور الدین حاتم المخاطب بہ « دیوان زادہ » کاتبہ مکند سنگھ « فارغ » کمترین شاگردان اینجناب غفر اللہ ذنوبہ و سترعیوبہ و السلام [مع] الاکرام »

« دیوان حاتم فارسی » کے پیش نظر نسخے کی کتابت جیسا کہ ترقیمے سے معلوم ہوتا ہے حاتم کے عزیز شاگرد لالا مکند سنگھ « فارغ » دہلوی نے شاعر کی زندگی میں ۱۱۹۵ھ میں کی ہے ، اس لیے اس نسخے کی اہمیت اور بڑھ جاتی ہے ، نسخہ بڑی حد تک صحیح ہے اور کتابت واضح لیکن غلطیوں سے بالکل پاک بھی نہیں « وعدہ » کو « واعدہ » اور « مصلی » کو « مصلہ » لکھا ہے ، اس کے علاوہ اور بھی غلطیاں ہیں۔ بعض مقامات پر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ نسخۂ منقول عنہا ، مکند سنگھ سے پڑھا نہیں گیا اور نقل مطابق اصل کردینے کی کوشش کی گئی ہے۔ مختلف مقامات پر بیاضیں ہیں یعنی لفظ یا مصرع میں جگہ سادہ چھوڑی گئی ہے ، قیاس ہے کہ غالباً منقول عنہا میں بھی ان مقامات پر بیاضیں ہوں گی۔ یہ بات کچھ حیرت کی ہے کہ دیوان کی کتابت شاعر کی زندگی میں کی جا رہی ہے ، کاتب ، شاعر کا شاگرد خاص ہے ، اس کے پیش نظر ظاہرا دیوان کا مسودہ یا شاعر کا اپنا مبیضہ نسخہ ہونا چاہیے ، آزاد ایک ایسے نسخے کی نشاندہی بھی کرتے ہیں ، ان حالات میں اس نسخے میں بیاضوں (Lacunae) کی موجودگی کی کوئی وجہ سمجھ میں نہیں آتی۔

دیوان فارسی کا نسخۂ علی گڑھ ، کسی ایسے شخص کے پاس رہا ہے جس نے دیوان غور سے پڑھا ہے اور بعض مقامات پر کاتب کے اغلاط کی تصحیح بھی کی ہے۔ ایک جگہ ایک بیاض کو پُر بھی کیا ہے ،

اور پورا مصرع لکھ دیا ہے، اس کی تحریر کا انداز مکند سنگھ «فارغ» کی تحریر سے مختلف ہے۔

ان ترمیموں کا ذمہ‌دار میں شاہ حاتم کو قرار دے سکتا تھا، اس لیے کہ اس قسم کی ترمیمیں کرنے کا مجاز مصنف ہی ہوسکتا ہے لیکن دیوان کے ورق ۲ (الف) پر «دیوان حاتم اصفہانی» بھی اسی قلم کا لکھا ہوا ہے اس لیے یہ گمان ہوتا ہے کہ یہ مصنف نہیں بلکہ کوئی اور شخص ہے،

شاہ حاتم اور مکند سنگھ «فارغ» کی اہمیت کے پیش نظر دیوان کے دو صفحات کے عکس آیندہ صفحات میں پیش کیے جارہے ہیں، یقین ہے اہل ذوق کے لیے عکس کا مطالعہ باعث دل چسپی ہوگا۔

علی گڑھ مختار الدین احمد

فہرست مضامین

مجلۂ علوم اسلامیہ، علی گڑھ

جون، دسمبر ۱۹۶۹م

مقالات

معلومات و مراسلات

وفیات

متون

فہارس

مسلم یونیورسٹی پریس علی گڑھ